Journal Homepage: -www.journalijar.com

INTERNATIONAL JOURNAL OF ADVANCED RESEARCH (IJAR)

ISSN NO. 2320-5407

Article DOI:10.21474/IJAR01/19765
DOI URL: http://dx.doi.org/10.21474/IJAR01/19765

RESEARCH ARTICLE

ROLE OF KHANQAH FATHIYA GULHAR SHARIF IN PROMOTING AND SPREADING THE PURPOSE OF PROPHETIC RECITATION OF VERSES

Faheem Arshad and Dr. Asim Iqbal
Faheem Arshad
Mphil scholar at Mohi-ud-Din Islamic University Nerian Sharif AJK
Department of Islamic Studies
faheem.arshad6699@gmail.com
Dr Asim Iqbal
Assistant professor, DIS, Mohi-ud-Din Islamic University Nerian Sharif AJK

……………………………………………………………………………………………………....

Manuscript Info

Abstract

This is a reformatory and informative subject which aims to highlight the efforts of the Kamaleen Saints and Sufis and to describe their religious education and spiritual training which is based on the invitation to the religion and service to the people, since in the Indian subcontinent The publication of Islam and the promotion of religion is the result of the tireless efforts of these personalities who are able to apply the practical message of the Qur'an and Sunnah. These souls of Qudsiya had a profound impact on the lives and affairs of the residents and residents of this region that their lives were molded into the religious mold and the bearers of Islam and the protectors of the honorable Prophet Muhammad (peace be upon him) were born so that the whole society was in Islamic color. Color gone. With this, Islamic civilization and culture began to grow and the Kaaba got protection from Sanamkhana. At the same time, the Naqshbandiyya Mujadadiyya chain changed the entire environment in such a way that the echoes of Qal Allah and Qal Rasulullah started to be heard in every town and village. When the district of Kotli was touching the last limits of its ignorance and backwardness, at that time Qibla Khwaja Sufi Muhammad Sadiq Noorullah Markada known as Hazrat Sahib stepped here with his dedication and steadfastness, he helped the people and the people of God so that every seeker would find the destination. And every person was blessed with guidance. According to the times and circumstances, where he made the youths bound to fast and salat, he also organized the religious and religious training and guidance of the women and turned the city of Kotli into Madinat al-Masjid. At different times and days, children, youths, employees and He introduced the system of preaching and admonishing women and gave Islamic khilaat to the whole society.

***Keywords:** Fathakhiya, Gulhar Sharif, Prophethood, Naqshbandiyya, Kotli, Madinat al-Masjid*

……………………. ……………………………………………………………

Manuscript History
Received: 28 August 2024
Final Accepted: 30 September 2024
Published: October 2024

Copyright, IJAR, 2024,. All rights reserved.

Corresponding Author:-Faheem Arshad

……………………………………………………………………………………………….....

Introduction:-

موضوع کا تعارف

یہ ایک اصلاحی اور معلوماتی موضوع ہے جس کا مقصد اولیائے کاملین اور صوفیائے عاملین کی مساعی جمیلہ کو اجاگر کرنا ہے اور انکی دینی تعلیم اور روحانی تربیت کو بیان کرنا ہے جو کہ دعوت دین اور خدمت خلق پر مبنی ہے چونکہ بر صغیر پاک و ہند میں اشاعت اسلام اور ترویج دین ان شخصیات کی ان تھک جدو جہد سے عبارت ہے جو قرآن و سنت کے عملی پیغام پر متمکن ہے۔ ان نفوس قدسیہ نے اس خطہ کے باسیوں اور سکونت پذیر لوگوں کے احوال و معاملات پر گہرے اثرات مرتب کیے کہ ان کی زندگیاں دینی سانچے میں ڈھل گئیں اور اسلام کے علمبردار اور ناموس رسالت مآب ﷺ کے محافظ پیدا ہوئے کہ سارا معاشرہ اسلامی رنگ میں رنگ گیا. اس کے ساتھ اسلامی تہذیب و ثقافت پروان چڑھنا شروع ہوئی اور کعبہ کو صنم خانہ سے پاسباں مل گئے۔ اسی اثناء میں سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ نے اس سارے ماحول کو ایسا بدلا کہ بستی بستی قریہ قریہ میں قال اللہ اور قال رسول اللہ ﷺ کی بازگشت سنائی دینے لگی۔

ضلع کوٹلی جب اپنی جہالت اور پسماندگی کی آخری حدوں کو چھو رہا تھا اس وقت قبلہ خواجہ صوفی محمد صادق نور اللہ مرقدہ المعروف حضرت صاحب نےیہاں قدم رنجا فرمائے اس لگن اور ثابت قدمی سے عوام الناس اور خلق خدا کی یاوری کی کہ ہر متلاشی کو منزل اورہر بندہ کو ہدایت نصیب ہوئی۔ وقت اور حالات کے مطابق جہاں نوجوانوں کو صوم و صلوۃ کا پابند بنایا ساتھ ہی ساتھ خواتین کی بھی مذہبی اور دینی تربیت و رہنمائی کا اہتمام فرمایا اور کوٹلی شہر کو مدینۃ المساجد میں بدل دیا.مختلف اوقات اور ایام میں بچوں ، نوجوانوں ، ملازمین اور خواتین کی وعظ و نصیحت کا نظام رائج فرمایا اور سارے معاشرے کو اسلامی خلعت عطا کی۔

خاندانی پسِ منظر:

خواجہ صادقرحمتہ اللہ علیہ افضل البشر بعد الانبیاء حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اولاد اطہار سے ہیں .جن کی حیات طیبہ اور سیرت مقدسہ کا ما حصل اور خلاصہ حضور نبی کریمﷺ کی سیرت طاہرہ کے ساتھ کامل ہم آہنگی اور یک رنگی ہے ۔سیرت مصطفیٰ اور اخلاق نبوی کی مکمل مشابہت کا جو حصہ صناع ازل نےآپ کے نصیبہ میں رکھا وہ آپ ہی کے ساتھ خاص ہو کر رہ گیا.پوری امت میں کسی اور کے حصہ میں نہ آیا ۔

شجرہ نسب:

حضرت خواجۂ عالم رحمتہ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب مختصر طور پر تحریر کیا جاتا ہے حضرت خواجہ عالم کے شجرہ نسب میں تین صحابی اور دو تابعین شامل ہیں۔ صحابہ کرام کے نام یہ ہیں۔

۱۔حضرت ابو قحافہ عثمان رضی اللہ عنہ (المتوفی۱۴ ھ) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے والد ماجد۔
۲۔حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ (المتوفی۱۳ ھ)
۳۔ حضرت عبدا لرحمٰن رضی اللہ عنہ (المتوفی ۵۳ ھ) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے۔
تابعین کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔
۱۔حضرت عبداللہ بن حضرت عبدالر حمٰن رضی اللہ عنہما
۲۔حضرت اسماعیل بن حضرت عبداللہ رحمتہ اللہ علیہما
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی آٹھویں پشت میں حضرت خواجہ احمد رحمتہ اللہ علیہ نامی بزرگ یمن کے علاقہ میں حاکم بنے ۔

حکومت کا یہ سلسلہ ان کی پشتوں میں جاری رہا آخری حکمران حضرت کمال الدین محمد یمنی رحمتہ اللہ علیہ نے حکومت کی بساط لپیٹ دی اور مسندِ قال الرسول سجانے کیلئے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کر لی ۔ وہاں پچپن برس تک حدیث کا درس دیا.برصغیر میں سلسلہ سہروردیہ کے شہرہ آفاق شیخِ طریقت حضرت بہاءالدین زکریہ ملتانی رحمتہ اللہ علیہ نے درسِ حدیث ان سے لیا۔

عرصہ دراز تک آ پ نے جوارِ رسول ﷺ میں درس حدیث کی خدمت سر انجام دی۔ اس کے بعد آپ سیستان کے علاقہ میں چلے گے۔ [1]حضرت شیخ کمال الدین محمد رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد سیستان میں آباد رہی۔ان کیپانچویں پشت سے حضرت شیخ حسام الدین رحمتہ اللہ علیہ جُجنَیر کے قاضی مقرر ہوئے۔ ان کے صاحبزادے حضرت قوام الدین رحمتہ اللہ علیہ (حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ۱۷ویں پشت) شاہانِ تغلق کی فِرمائش پر برصغیر پاک و ہند میں تشریف فرما ہوئے اور علاقہ کے قاضی القضاۃ مقرر ہوئے۔
۱۹۴۷ء میں تقسیمِ ہند کے نتیجہ میں یہ خاندان پاکستان کے مختلف علاقوں میں آ باد ہو گیا۔
اس صدیقی رہتکی خاندان کے ایک مرد جلیل حضرت قاضی فتح اللہ شطاری رحمتہ اللہ علیہ نے اورنگ زیب عالم گیر رحمتہ اللہ علیہ کے زمانہ حکومت میں کشمیر کے علاقہ میرپور میں قاضی القضاۃ کا عہدہ سنبھالا۔ آپ میرپور کے اولین آبادکاروں میں شامل تھے۔ وہاں آپ نے مسجد ، دارالعلوم اور خانقاہ قائم فرمائی۔ انہوں نے اپنے خاندان کی اعلیٰ روایات کو قائم رکھا. اور اپنے پیچھے صالح اولاد کا ایک ایسا بابرکت سلسلہ چھوڑا جن میں سے کئی افراد کی عظمتوں پر اس خاندان کے اسلاف و اخلاف بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں۔

حضرت سیدی و مرشدی شیخ المشائخ خواجہ محمد صادق رحمتہ اللہ علیہ تمام خاندان میں گلِ سر سبد کی حیثیت رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو جن عظمتوں ، انعامات، اور احسانات سے نواز رکھا تھا. اس پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سمیت آپ کے تمام آبائے کرام ناز کر سکتے ہیں۔ آپ کا سلسلہ نسب ۳۷ واسطوں سے حضرت سیدنا صدیق اکبر تک جا ملتا ہے ۔ آپ نہ

---

[1]تذکرہ جاناں ،ص 37،38 ۔

صرف نسب کے اعتبار سے صدیقی ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ طریقت کے اعتبار سے بھی صدیقی ہیں ۔آپکا سلسلۂ طریقت ۳۴واسطوں سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تک جا پہنچتا ہے ۔[2]

نام و نسب:

العارف باللہ حضرت خواجہ محمد صادق صدیقی مجددی نقشبندی رحمتہ اللہ علیہالمعروف "قبلہ حضرت صاحب"بن خواجہ خواجگان عارف باللہ حضرت قاضی محمد سلطان عالم رحمتہ اللہ علیہ بن حضرت قاضی محمد رکن عالم رحمتہ اللہ علیہ بن قاضی حافظ محمد اکبر علی رحمتہ اللہ علیہ بن حضرت قاضی علی محمد رحمتہ اللہ علیہ بن حضرت قاضی غلام حسین رحمتہ اللہ علیہ بن حضرت قاضی محمد نقشبند رحمتہ اللہ علیہ بن حضرت قاضی محمد معصوم رحمتہ اللہ علیہ بن الشیخ المشائخ حضرت قاضی فتح اللہ البکری الصدیقی ثم میرپوری رحمتہ اللہعلیہ قاضی القضاۃ میرپور در عہد اورنگ زیب عالمگیر۔

ولادتِ باسعادت:

خواجہ خواجگان حضرت محمد صادق نقشبندی مجددی قدس سرہ العزیز کی ولادتِ باسعادت 24 ربیع الثانی 1340ھ/25دسمبر1921ء/11پوہ 1978ب بروز اتوار نمازِ فجر سے کچھ پہلے اسی خانقاہِ عرش پناہ کے اس حجرہ مبارکہ میں ہوئی جس کے سامنے چھوٹا سا برآمدہ تھا اور مختصر سا صحن۔[3]

ابتدائی تعلیم:

آپ کے اولین استاذ آپ کے والد ماجد قبلئہ عالم حضرت خواجہ محمد سلطان عالم قدس سرہ العزیز تھے ۔ آپ کو اپنی بسم اللہ خوانی کی تقریب یاد تھی ۔فرمایا جب قبلئہ عالم رحمتہ علیہ نے میری تعلیم کا آغاز فرمایا تو سب سے پہلے آپ نے مجھے درود شریف پڑھایا پھر قصیدہ بردہ شریف کا شعر اور اس کے بعد درود شریف پڑھایا۔اور اس سے قرآن مجید کا آغاز فرمایا۔[4]

آپ کی بیعت اور خلافت:

قبلہ حضرت جی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو بیعت اور خلافت دونوں کی سعادت قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہسے نصیب ہوئی۔

قبلہ حضرت جی صاحب رحمتہ اللہ تعالٰی علیہ کے خلفاء :

1۔صاحبزادہ حاجی پیر محمد عبدالواحد صاحبمدظلہ العالی پسراول قبلہ حضرت جی صاحب مدظلہ العالی ۔

2۔ مفتی محمد امین صاحب فیصل آباد

3۔ صاحبزادہ ابوطاہرمحمدنقشبند پاک پتن شریف بوقت چالیسواں

4۔صاحبزادہ فقیرمحمد صاحب پسر دوئم محمد اکبر علی صاحب با اجازت حضرت قبلہ مائی صاحبہ ، قبلہ حضرت جی صاحب ۔

5۔ صاحبزادہ ثانی حاجی پیر محمد زاہد صاحب پسر دوئم قبلہ حضرت جی صاحب مدظلہ العالی۔

6۔ جناب سید محمد شاہ صاحب بہاری تحصیل ڈڈیال میر پور آزادکشمیر۔المتوفی۲۹ مارچ 2000 ۲۲ ذوائج بروز بدھ ۔

7۔ حاجی محمد معروف صاحب پسر حکیم قاضی محمد لطیف کالا دیوشریف۔

8۔جناب مولوی محمد نذیر صاحب کالا دیو جہلم 1991 ء کے رمضان المبارک سے تھوڑ اعرصہ پہلے اجازتملی المتوفی 16 مارچ 1996 ء ۔

9۔صوفی نورمحمد مینڈ رمقبوضہ کشمیر۔

10۔ صوفی رحمت علی بمقام سو ہناتحصیل پھالیہ ضلع گجرات۔

11۔ جناب صاحبزادہ محمد محبوب صاحب پسراوّل ماموں فضل الٰی کالادیو شریف 1993 ءعرس مبارک قبلہ عالم حضرت جی صاحب مفتی محمد امین صاحب فیصل آباد نے دستار بندی کرائی ۔

12۔ صاحبزادہ منظور حسین صاحب بمقام سرکار کسر چکوال رو پڑ ھ شریف والوں کی اولاد سے ہیں ۔

13۔جناب فضل الحق صاحب پسر مولوی فضل احمد صاحب کھیوڑہ اور پاکپتنشریف سے بھی اور در بارشریف سے اجازت ملی۔

14۔مفتی علیم الدین صاحب بمقام چود وتحصیل کھاریاں ضلع گجرات ۔

15۔ قاری محمد بشیر صاحب بن سائیں بہادر صاحب محلہ سلطانیہ کالا دیوجہلم ۔

---

[2]تذکرہ جاناں ،ص 39،40 ۔

[3]تذکرہ جاناں ،ص 43،44۔

[4] تذکرہ جاناں ،ص 49,50۔

16. صوفی محمد نصرت صاحب نارووال۔

17۔شیخ حسام الدین صاحب آف شام۔ [5]

اساتذہ کرام:
فارسی کی ابتدائی تعلیم موہڑہ ضلع میرپور کے مولانا حکیم میاں رحمتہ اللہ علیہ اور باقی دینی علوم کی تکمیل لدڑ ضلع میرپور کے استاذ الاساتذہ حضرت مولانا محمد عبداللہ لدڑوی رحمتہ اللہ علیہ سے حاصل کی۔جو ہندوستان اور حرمین شریفین کے مشاہیر علماء سے فیض یافتہ تھے۔[6]

وفات:
31دسمبر 2008ء 3محرم الحرام 1430ھ شب 15:۱۱ [7]

تدفین:
آپ کو اپنے جدِامجد حضرت قاضی فتح اللہ شطاری رحمتہ اللہ علیہ کے
مزار اقدس میں قبلہ کی جانب پہلے سے تیار شدہ قبرِانورمیں دفن کر دیا گیا ۔ انا للہِ و اِنا اِلیہ راجعون[8]

پسندیدہ مشاغل:
آپ رحمۃاللہ علیہ فرمایا کرتے تھے :
اللہ تعالیٰ نے مجھے دوشوق عطافرمارکھے تھے ۔
1. گھوڑا سواری کا شوق ، اسے پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے سواری کی خاطر بہتر سے بہتر گھوڑیاں عطا کیں ۔
2. تعمیر مساجد کا شوق ، یہ شوق مجھے تاریخی اور عالی شان مساجد اور عمارات کو دیکھنے کے لئے متعددقریب ودور کے مقامات پر لے گیا۔اسی شوق کی بدولت میں نے شاہی قلعہ لاہور کے قریب راجہ رنجیت سنگھ کی مڑھی بھی دیکھی ، وہاں ابرق کی آمیزش سے تعمیر ہے ۔ جس کی سنہری رنگت سالہا سال گزرنے کے باوجود برقرار ہے۔عمر کے زیادہ ہونے کی وجہ سے پہلا شوق اب ختم ہو چکا ہے البتہ دوسرا شوق تاحال برقرار ہے ۔ بلکہ ہر آنے والا دن اس میں اضافہ کا سبب بنتا گیا۔

مساجد و مدارس :
ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پہلے شوق کے اختتام کے بعد اسجانب توجہ اور انہماک کی قوت دوسرے شوق کی طرف منتقل ہوگئی ۔ اسی شوق نے تعمیر مساجد کی تاریخ میں ایک محیر العقول کارنامہ آپ سے وقوع پذیر کرایا۔وہ یہ کہ آپ نے نظام سلطانیہ کے تحت تعمیر مساجد کا با قاعدہ آغاز ۱۹۶۰ ء م میں یااس کے قریب شروع فرمایا۔ جبکہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی عمر مبارک چالیس سال تھی ۔ اگر چہ اس شوق کے آثار اس سے پہلے بھی ملتے ہیں لیکن وہ اتنے بڑے پیمانہ پر نہیں ، اور ۳۱دسمبر ۲۰۰۸ ء کو جب آپ کا وصال ہوا تو آپ کو تقریبا تین سومساجد کی تعمیر کا شرف حاصل ہو چکا تھا ۔ گویا۴۸ سال کی قلیل مدت میں آپ نے اتنی مساجد کی تعمیر کی سعادت حاصل کی ۔ اس طرح آپ نے سوا چھ سے زائد فی سال مساجد تعمیر کرائیں ، جس کو کرامت کے سواء کسی اور لفظ سے تعبیر نہیں کیا جاسکتا ۔ یہ تمام مساجدا یک دوسری سے بڑھ کر عالی شان ہیں ۔
ان تمام مساجد میں نماز با جماعت پنجگانہ کا انتظام موجود ہے اور بحمدہ تعالیٰ تمام آباد ہیں ۔ بعض میں نمازیوں کی کثرت کے باعث ان کی وسعت کی ضرورت محسوس ہونے لگی ۔ اس وجہ سے انہیں دوبارہ اور بعض کو سہ بارہ از سرِنو آپ کی حیات مبارکہ میں تعمیر کیا گیا۔ تمام مساجد میں قرآن مجید کی تدریس کا بندوبست موجود ہے ، جس سے مقامی آبادی کے بچے مستفید ہوتے ہیں ۔علاوہ بریں بہت سی مساجد میں تحفیظ قرآن مجید کا انتظام ہے ۔ کئی ایک میں درس نظامی کی تدریس کا بندوبست بھی ہے۔
اس نظام کے قیام اور تسلسل میں آپ کا یہ جذبہ کارفرما رہا کہ مخلوق خدا کا تعلق معبود حقیقی کے ساتھ استوار کیا جائے اور اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاطر خواہ کام یابی عطا فرمائی ۔ ایسے دیہات جن میں تعلیم کا تناسب کبھی صفر فیصد تھا ، اللہ تعالیٰ کے فضل اور نظام سلطانیہ کی اشاعتی سرگرم خدمات کے باعث چند معمر افراد سے قطع نظر کریں تو اب سو فیصد ہے ۔ جہاں کوئی جنازہ پڑھانے والا نہ ملتا تھا ، اب ہر گھر میں دو دو ، تین تین ، بلکہ اس سے زائد حفاظ کرام موجود ہیں۔

علماء حفاظ کی تعیناتی :
حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب موجودہ تعلیمی نظام کی ابتدا جامع مسجد شریف گلہار کو ٹلی سے نومبر ، دسمبر 1955 ء میں شعبہ حفظ کے اجرا کے ساتھ ہوئی ، استاد محمد حسن صاحب راجوری تحصیل سہنسہ والے پہلے معلم مقرر ہوئے ۔ استاد محمد حسن صاحب کو چیچیاں شریف بلا کر قبلہ جناب حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے ڈھنگووٹ شریف ضلع جہلم میں حضرت مولانا محمد فاضل رحمتہ اللہ علیہ کے پاس تعلیم و تربیت کے لئے بھیجا ۔
ان کے مدرسہ میں اور بھی طالب علم تھے ، محمد حسن صاحب نے ناظرہ قرآن پاک پڑھا ، دین کی مبادیات سے آگاہی حاصل کی اور فارغ ہو کر دربار عالیہ چیچیاں شریف حاضر ہو گئے جہاں سے انہیں گلہار مسجد شریف میں امام و معلم مقرر کیا گیا شعبہ حفظ کے اولین طلبہ میں حافظ فضل کریم صاحب ، ساکن ار ناہ سہنسہ ، حافظ عبد العزیز صاحب ساکن جمال پور ، کو ٹلی اور حافظ محمد بشیر صاحب ساکن کوٹیتی حال بڑالی شامل تھے ، حافظ عبد العزیز صاحب نے سب سے پہلے قرآن پاک حفظ کیا ۔ رمضان المبارک میں نماز تراویح میں قرآن پاک سننے والے سلسلہ شریف کے یہی پہلے حافظ ہیں ۔ دیگر دو حفاظ کرام نے بھی جلد ہی تکمیل کر لی ، حافظ عبدالعزیز صاحب نے دو، سواد و سال میں حفظ کیا ، منزل پختہ کی اور اسی مسجد شریف میں پہلی بار قرآن پاک سنایا ۔

---

[5] بیاض فیض،ص 241، سے 243-
[6] مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی،آفتابِ مشائخ،ص580،طسلطانیہ پبلی کیشنز جہلم2014ء
[7] نبیرہ حضرت خواجہء عالم قدس سرہ العزیز محمد بدر الاسلام صدیقی،شہریار طریقت،ص18،ط خانقاہ سلطانیہ جہلم
[8] مفتی محمد علیم الدین نقشپندی مجددی، تذکرہ جاناں ،ص 305،ط خانقاہ سلطانیہ جہلم

مگر انہیں سن یاد نہیں کہ کس سال سنایا تھا ، اس سلسلہ میں مسجد شریف کا ریکارڈ بھی محفوظ نہیں کیا دوسرے دونوں حفاظصاحبان نے بھی منزل پختہ کرنے کے بعد قرآن پاک سنانا شروع کر دیا ، مگر انہیں بھی یاد نہیں کب سناناشروع کیا تھا ۔ فضل کریم صاحب کا کہنا ہے کہ دربار سلطانیہ کالا دیو جہلم میں مکان کے ایک کمرہ میں قرآن پاک سنایا تھا کیوں کہ ابھی مسجد شریف کا سنگ بنیاد نہیں رکھا گیا تھا ۔ استاذ محمد حسن صاحب 13 جنوری 2002 تک تدریس سے وابستہ رہے ، بیسیوں حفاظ صاحبان تیار کیے ، استاذلال محمد مرحوم ساکن لٹو ئی روالی،استاد ولی داد مرحوم ساکن گلہار بھی استاد محمد حسن صاحب کے شاگرد تھے ، جو عرصہ دراز تک تدریسی نظام سے وابستہ رہے استاد محمد حسن صاحب کے بعد دیگر اساتذہ میں ایک بڑا نام استاد غلام حسین صاحب کا ہے جو راجور تحصیل سہنسہ کے رہنے والے اور چیچیاں شریف حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد با باقوی محمد مرحوم ساکن پوٹھ بنگن ڈڈیال کے شاگرد ہیں اور بڑے استاد صاحب کے نام سے مشہور ہیں یہ لقب شاید انہیں حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ سے شا گرد گی میں قربت کی وجہ سے ملا ہے۔آج تک درس و تدریس سے وابستہ ہیں اور دربار عالیہ کی طرف سے تعمیر کی جانے والی مساجد کی نگرانی بھی ان کے ذمہ ہے اس کام کی وجہ سے انہیں ناظم تعمیرات کہا جانے لگا ۔

آپ نے بے شمار حفاظ کرام تیار کیے جن میں سے اکثر اسی تدریسی نظام سے وابستہ ہیں حفاظ کرام کی تیاری کے ساتھ ساتھ ذہین اور محنتی طلبہ کو لاہور اور فیصل آباد اور بند یال شریف کی بہترین درسگاہوں میں درس نظامی کی تعلیم کے لیے بھی بھیجا جاتارہا ، ادھر حفاظ کرام دستیاب ہونے پر شعبہ حفظ کے مزید مدارس کا اجراء بھی جاری رہا ، یوں حفاظ کرام کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا گیا رمضان کے دوران نماز تراویح میں قرآن پاک سنانے کا سلسلہ جاری رہا ، غیر آباد مساجد کی آبادکاری ہوئی ، نئی مساجد کی تعمیر ، تعمیرات میں جدت اور بالخصوص ناظرہ و قرآن پاک پڑھانے اور دین کی ضروری باتوں کی تعلیم پر توجہ دی گئی ، اس سلسلہ میں ان تمام شعبوں میں کس قدر کام ہوا یہ بتانے کی ضرورت نہیں اگر رمضان المبارک کے دوران صرف مدینۃ المساجد کو ٹلی ہی کا دورہ کر لیا جائے تو خوبصورت مساجد کی آباد کاری اور نماز تراویح میں قرآن پاک سنانے کا از خود اندازہ ہو جاتا ہے ۔

مدارس کے قیام کے ساتھ ہی انتظامی کمیٹیاں بھی تشکیل دی جاتی رہیں ، جامع مسجد شریف الفردوس گلہار میں بھی ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس کے سیکرٹری سید لیاقت حسین شاہ صاحب ساکن بنگلہ کوٹلی مقرر ہوئے ، جب مدارس کی تعداد میں اضافہ ہوا تو جامعہ الفردوس کی انتظامی کمیٹی کو اس نظام کی مرکزی کمیٹی کا نام دے دیا گیا ۔ سیکرٹری صاحب مختلف مساجد میں ماہانہ اجلاس منعقد کرتے کیش بکس پڑتال کرتے اور دوران ماہ پیش آمدہ تدریسی اور انتظامی معاملات اور مسائل زیر بحث لاکر ان کا حل تلاش کرتے ۔ رمضان المبارک میں اندازاً پہلی بار 1959 ء یا 1960 ء میں جامع مسجد شریف الفردوس گلہار میں حافظ عبدالعزیز صاحب جمال پوری نے قرآن پاک سنایا ، یہ سلسلہ آج تک منقطع نہیں ہو امگر افسوس 1977 ء تک کا ریکارڈ محفوظ نہیں ہو سکا ، 1978 ء سے مرکزی سیکرٹری صاحب نے ریکارڈ مرتب کر ناشروع کیا ۔ جبکہ قبلہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے پہلی بار یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ شروع ہی سے رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں محافل شبینہ کا انعقاد کیا جاتا رہا ہاں یہ ریکارڈ بھی محفوظ نہ ہو سکا ، ابتداءحفاظ کرام ایک ہی رات میں نوافل میں پورا قرآن پاک سناتے رہے ، ایک رات میں دس دس سپارے بنا کر چار حفاظ کرام تین دن میں شبینہ پڑھتے رہے رمضانمبارک کے آخری عشرہ میں طاق راتوں میں تھوڑا تھوڑا پڑھ پڑھ کر حافظ صاحبان نوراتوں میں پورا قرآن پاک سناتے رہے ، آج کل بھی درج بالا صورتوں میں ملے جلے پرو گرام ہوتے ہیں ۔

1982 عیسوی تک رمضان المبارک کے دوران قرآن پاک سنانے والے حفاظ کرام کو زبانییار کا کے ذریعےان مساجد کے بارے میں آگاہ کیا جاتارہا جہاں انہوں نے قرآن پاک سنانا ہوتا تھا ۔ 1983 میں فیصلہ فرمایا گیا کہ دو مساجد میں فہرست پڑھ کر سنادی جائے تا کہ تمام حفاظ کرام کو آسانی سے اطلاع مل جایا کرے ، یوں جامع مسجد سلطانیہ متصل کالا دیو اور جامع مسجد شریف البلال کو ٹلی میں اعلان ہوتے رہے ، پھر یہ اعلان کا سلسلہ جامع الفردوس گلہار میں شروع کیا گیا ، 1988 عیسوی میں حکم ہوا کہ اس اعلان کے ساتھ کچھ ہدایات بھی پڑھ کر سنائی جائیں ، یوں 1988 عیسوی سے سے تاحال حفاظ کرام اور سامعین کے لئے ہدایات ناموں کے اعلان سے پہلے سنائی جاتی رہیں ، حفاظ کرام کی تقرری جناب قبلہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ خود فرماتے رہے ہدایات کے سلسلہ میں رہنمائی ہوتی رہی ، یہ کام جاری رہافہرستوں کی تیاری میں ماسٹر محمد شفیع صاحب ساکن کوٹلی معاونت کرتے رہے جب حفاظ کرام کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ ہو گیا اور حفاظ کرام کی تعیناتی کا اعلان ایک آدمی کے بس میں نہ رہ سکا ، کیونکہ صرف دو گھنٹے سے زیادہ وقت صرف ہونے لگا تو یہ کام تین افراد قاضی محمد رفیق صاحب ساکن تریاں اور ماسٹر محمد شفیق صاحب ساکن کو ٹلی میں تقسیم کر دیا گیا ، 1978 ء بمطابق 1398 ھ سے حفاظ کرام کی تعیناتی اور ہدایات کا ریکارڈ دربار عالیہ میں محفوظ ہے جس کا اجمالی خاکہ معلومات کے لیے قارئین کی نذر ہے 2002 عیسوی کے مطابق شعبہ حفظ کے مدارس کی تعداد 130 کے قریب ہے ہمارے بے شمار حفاظ صاحبان انگلینڈ میں مختلف مساجد و مدارس میں خدمات انجام دے رہے ہیں ، جہاں ہر سال رمضان المبارک میں قرآن پاک سناتے ہیں انگلینڈ کے بے شمار اسلامی اداروں ، مساجد میں شعبہ حفظ قائم ہیں ۔ ان اداروں سے فارغ ہونے والے حفاظ کرام دینی روزگار کے سلسلے میں گئے ہوئے ہیں ، جہاں وہ رمضان المبارک میں قرآن پاک سنانے کا اہتمام کرتے ہیں اللہ تعالی اس نظام کی حفاظت فرماتے ہوئے دن دگنی اور رات چگنی ترقی دے ۔ طلبہ کے اداروں کے ساتھ ساتھ اب بہت سے ادارے ایسے قائم ہو چکے ہیں جہاں خواتین کی تعلیم کا انتظام ہے شعبہ حفظ کے علاوہ فاضل عربی وغیرہ کورسز پڑھانے کا بند وبست بھی کیا گیا ہے ، مزید ادارے قائم کرنے کے منصوبے زیر غور ہیں ، اس وقت تک 100 سے زیادہ طالبات نے قرآن پاک حفظ کر لیا ہے اور کئی سالوں سے مختلف گھروں میں یہ طالبات خواتین کو نماز تراویح میں قرآن پاک سنارہی ہیں ۔ گزشتہ سالوں میں حفاظ کرام اور سامعین کے لئے ہدایات کے نام سے کتابچے طبع کر واکر تقسیم کیے جاتے رہے ہیں اب ان تمام کتابچوں کو یکجا کر کے کتابی صورت میں طبع کروادیا گیا ہے تا کہ مواد محفوظ ہو جائے اور آنے والی نسلوں کے لیے مشعل راہ بنے اوراللہ تعالی توفیق عطافرمائے موجودہ حالت برقرار رہے اور مزید خدمت دین اور قرآن کی جاسکے ۔[9]

نوٹ : مندرجہ بالا فہرست 1430 ھ تک کی ہے ، اب ان مساجد اور مدارس کی تعداد میں کئیگنا اضافہ ہو چکا ہے ۔

مدینۃ المساجد ضلع کوٹلی کی فہرست

1. مسجد شریف نڑ چھہ کالونی تحصیل وضلع کوٹلی۔

2. مسجد شریف دبیران تحصیل وضلع کوٹلی۔

3. مسجد شریف اگہار کالونی تحصیل وضلع کوٹلی۔

4 . جامع الفردوس اگہار شریف تحصیل وضلع کوٹلییہ مسجد شریف دوبارہ تعمیر ہوئی۔

---

[9] پروفیسر اکبرداد،دربارِ عالیہ اور رمضان المبارک،ص 7سے16،ط الحسن پبلی کیشرز ماڈل ٹاؤن فیصل آباد 2007ء

5. مسجد شریف حواریاں تحصیل وضلع کوٹلی۔
6. مسجد شریف حویلی اگہار تحصیل وضلع کوٹلی۔
7. مسجد شریف پر تھان تحصیل وضلع کوٹلی۔
8. مسجد شریف جبرنز و پرتھان تحصیل وضلع کوٹلی۔
9. مسجد شریف لال نز و پولٹری فارم تحصیل وضلع کوٹلی۔
10. مسجد شریف حضرت صاحب والی دہلی والی سرکار نے سنگ بنیاد رکھا متصل رہائش ٹیسی صاحب کوٹلی۔
11. مسجد شریف بٹالہ منڈی تحصیل وضلع کوٹلی 12۔
12. جامع مسجد صمدیہ تحصیل وضلع کوٹلی۔
13. جامع مسجد دھڑ امنڈی تحصیل وضلع کوٹلی۔
14. جامع مسجد البلال تحصیل وضلع کوٹلی۔
15. مسجد شریف ڈھنگروٹ تحصیل وضلع کوٹلی۔[10]
16. مسجد شریف ساردو کالونی تحصیل وضلع کوٹلی۔
17. مسجد شریف سنبلاں رولی تحصیل وضلع کوٹلی۔
18. مسجد شریف چو ہا تحصیل وضلع کوٹلی۔
19. مسجد شریف کنگر تحصیل وضلع کوٹلی ۔
20. مسجد شریف رولی خاص تحصیل وضلع کوٹلی۔
21. مسجد شریف نکہ رولی تحصیل وضلع کوٹلی۔
22. مسجد شریف منڈ باڑی تحصیل وضلع کوٹلی۔
23. مسجد شریف دھمول خاص تحصیل وضلع کوٹلی۔
24. مسجد شریف دھمول ثانوی درس والی تحصیل وضلع کوٹلی۔
25. مسجد شریف عشقالی تحصیل وضلع کوٹلی۔
26. مسجد شریف نکہ کڑتی حاجی بقا محمد والی تحصیل وضلع کوٹلی یہ مسجد شریف دوبارہ تعمیر ی ہوئی یو نیورسٹی والی۔
27. مسجد شریف بنگلہ کوٹلی سید لیاقت حسین شاہ والی تحصیل وضلع کوٹلی۔
28. مسجد شریف نکہ کوٹلی تحصیل وضلع کوٹلی۔
29. مسجد شریف بنگ کوٹلی تحصیل وضلع کوٹلی۔
30. مسجد شریف شگفتہ چھتر اڑیاں تحصیل وضلع کوٹلی۔
31. مسجد شریف موہڑہ قاضیاں تحصیل وضلع کوٹلی۔[11]
32. جامع مسجد سید پورکھوئی رٹہ تحصیل وضلع کوٹلی۔
33. مسجد شریف سرالیاں تحصیل وضلع کوٹلی۔
34. مسجد شریف گریالہ تحصیل وضلع کوٹلی۔
35. مسجد شریف دند لی پناگ تحصیل وضلع کوٹلی۔
36. مسجد شریف ٹنڈہ کلا تحصیل وضلع کوٹلی۔
37. مسجد شریف نالہ متصل ہلا ڑتحصیل وضلع کوٹلی۔
38. مسجد شریف سگری تحصیل وضلع کوٹلی۔
39. مسجد شریف ڈھیری ملکاں تحصیل وضلع کوٹلی۔
40. مسجد شریف تمبول حاجی محمد اقبال والی تحصیل وضلع کوٹلی۔
41. مسجد شریف سمروزڑتحصیل وضلع کوٹلی۔
42- مسجد شریف پیال نز دکھوئی رٹہ تحصیل وضلع کوٹلی۔
43. مسجد شریف را جد ہانی تحصیل وضلع کوٹلی۔
44. مسجد شریف ڈھانڈ اوکلی والی نز دکھوئی رٹہ تحصیل وضلع کوٹلی۔
45. مسجد شریف سیری مجوار تحصیل وضلع کوٹلی۔
46. مسجد شریف مڑ ہو ٹہ نز د بروٹ گالہ تحصیل وضلع کوٹلی۔
47. جامع مسجد سلطانیہ تھاتھی شکہالی گالہ ثانی حاجی پیر محمد زاہد صاحب نے 91-10-25 کو افتتاح کیا اور استاد محمد حسن صاحب نے دعا کی پہلے استادحافظ شمون مقرر ہوئے ۔ آغازتعمیر 89-9-22 تکمیل 90-10-11
48. مسجد شریف دھر نگ چوک تحصیل وضلع کوٹلی۔
49. مسجد شریف محکمہ برکات تحصیل وضلع کوٹلی۔
50. مسجد شریف ایئربیس واپڈاریسٹ ہاؤس تحصیل وضلع کوٹلی۔
51. مسجد شریف بلدیہ لائبریری تحصیل وضلع کوٹلی۔
52. مسجد شریف گول ہاؤسنگ سکیم تحصیل وضلع کوٹلی۔
53. مسجد شریف کا لج والی تحصیل وضلع کوٹلی۔
54. مسجد شریف سول ہسپتال تحصیل وضلع کوٹلی۔
55. مسجد شریف گل پور باز ارتحصیل وضلع کوٹلی۔[12]

---

[10] بیاضِ فیض ،ص 235۔
[11] بیاضِ فیض ،ص236۔

مدینتہ المساجد تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی

1.مسجد شریف تھلہ تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔
2.مسجد شریفسیری تھلہ تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔
3.مسجد شریف ڈھیری تھلہ تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔
4. مسجد شریف ڈونگی تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔
5. مسجد شریفپینہ تحصیل سہنہ ضلع کوٹلی۔
6. مسجد شریف پنیالی تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔
7. مسجد شریف کھوڑی تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔
8 . مسجد شریف میراہ تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔
9. مسجد شریف گلکتہ جور تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔
10. مسجد شریف گوڑہ ر جور تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔
11. مسجد شریف رجور خاص تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔
12. جامع مسجد شریف اصحاب ردہ تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلییہاں تین مسجد یں تعمیر ہوئیں ایک شہید کر دی دو باقی ہیں۔
13. مسجد شریف دھڑ اتحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔
14. مسجد شریفسیری تحصیل سہنہ ضلع کوٹلی۔
15. مسجد شریف سر وعہ خاص تحصیل سہنہ ضلع کوٹلی۔
16. مسجد شریفنکہ رجور تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔
17. مسجد شریف ماسٹر صاحب والی تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔
18. مسجد شریف حاجی آبادتحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی دوبارہ کشادہ تعمیر ہوئی۔
19. مسجد شریف راجہ باز ارتحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔
20. مسجد شریف کیری تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلییہ مسجد دوبارہ کشادہ تعمیر ہوئی یہاں قبلہ مائی صاحب کی پالکی اتاری گئی تھی ۔ اپریل 27-4-2003 افتتاح ہوا ۔
21. مسجد شریف بھرنڈ بھٹہ تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔
22. مسجد شریف جمیری تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔
23. مسجد شریف سُناں تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔
24. جامع مسجد تر ئیاں نیو افضل پور تحصیل سہنسہضلع کوٹلی۔
25.مسجد شریفنکہ مستریاں تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔
26. مسجد شریف سیالیاں تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی دو بارہ تعمیر ہوئی۔
27. مسجد شریف سلطان پور کالونی تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔
28. مسجد شریف پڑاٹ تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔
29. مسجد شریف سر ہوٹہ آرائیں تحصیل سہنہ ضلع کوٹلی۔
30. مسجد شریف سر ہوٹہ راجگان تحصیل سہنہ ضلع کوٹلی۔
31. مسجد شریف رائے پور تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔
32. مسجد شریف سہرمنڈی بازار تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔
33. مسجد شریفمکی کیڑی درمیان سہرمنڈی نیوافضل پور تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔
34.مسجد شریف سہرمنڈی راجگان تحصیلسہنسہ ضلع کوٹلی۔
35. مسجد شریف خضری گلپور تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔
36. مسجد شریف پل در یا والی گلپورتحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔
37. مسجد شریف اناع تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔
38.مسجد شریف سلطانیہ چنڈع حجام والی تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی دوبارہ تعمیر ہوئی۔
39. مسجد شریف نمیترال تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔
40. مسجد شریف ڈونگی چو چھ تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔
41. مسجد شریف چھتر ان تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔
42. مسجد شریف نکہ جٹاں نز د نیو افضل پور تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔
43. مسجد شریف پلیٹ تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔
44. مسجد شریف سہنسہ کچہری تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔
45. مسجد شریف پلان نزدحاجی آباد تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔
46. مسجد شریف درونہ ناڑ تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔
47. مسجد شریف چھوچھہ بازارتحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔
48. مسجد شریف پلان نزد چھوچھ تحصیل سہنسہ ضلع کوٹلی۔[13]

مختلف مقام تحصیل وضلع کی مساجد

[12]بیاضِ فیض ،ص 237 -
[13]بیاضِ فیض ،ص 240-

1. جامع مسجد شریف چیانوالی برلب جی ٹی روڈ گوجرانوالہ پاکستان۔

2. مسجد شریف ہری پوری بر لب سڑک نزدٹیلیفون فیکٹری ہزارہ ڈویژن۔

3. مسجد شریف مکی نارووال پہلی دفعہ صوفی احمد دین کے دور میں بنی سیالکوٹ۔

4. مسجد شریف پنڈ رتوال برلب سڑک حاجی عبدالمجید والی نزد در بار کالا دیوشریف جہلم ۔

5. جامع مسجد شریف راولاکوٹ پونچھ۔

6۔ مسجد شریف چک ۲۲ پاکپتن شریف مولوی غلام رسول والی ضلع ساہیوال۔

7. جامع مسجد شریف زاہد یہ بونگا حیات ضلع ساہیوال حاجی پیر صاحب نے افتتاح کیا ۔

8. مسجد شریف تتہ پانی ضلع پونچھ۔

9. مسجد شریف منڈ ول ضلع پونچھ۔

10. جامع مسجد شریف محلہ مجددیہ نارووال سیالکوٹ۔

11. مسجد شریف بفہ خورد در باروالی مانسہرہ ہزارہ ڈویژن۔

12۔مسجد شریف بفہ خوردگاؤں والی مانسہرہ ہزارہ ڈویژن۔

13۔جامع مسجد شریف پیرووال والی نز دخانیوال پاکستان۔

14. مکی مسجد جامعہ مجددیہ فیضان سلطانیہ روات ضلع تحصیل راولپنڈی ۔[14]

تفصیل مدارس و مساجد ، سال 2023

زیر انتظام : خانقاہ فتخیہ جامع مسجد الفردوس الشریف درس شریف گلہار کوٹلی آزاد جموں و کشمیر (پاکستان)

مدارس شعبہ حفظ	160	ایک سو ساٹھ	مدارس شعبہ کتب برائے طلباء	06	چھ
مدارس شعبہ تجوید و قرآت	03	تین	جامع مساجد	410	چار سو دس
مدارس للبنات	08	آٹھ	کل مساجد	980	نوسواسی

طلباء کے مدارس کی تفصیل

شعبہ حفظ/ناظرہ میں طلباء کی تعداد	+2600	دو ہزار چھ سو سے زائد
شعبہ تجوید میں طلباء کی تعداد	70	ستر
شعبہ کتب میں طلباء کی تعداد	225	دو سو پچیس

طالبات کے مدارس کی تفصیل

شعبہ حفظ/ناظرہ میں طالبات کی تعداد	800	آٹھ سو
شعبہ کتب میں طالبات کی تعداد	450	چار سو پچاس سے زائد

مدارس اور مساجد میں جزوقتی طلباء و طالبات کی تعداد

مدارس اور مساجد میں جزوقتی طلباء و طالبات کی مجموعی تعداد	35000	پینتیس ہزار (کم و بیش)

نوٹ:گزشتہ سال 2022ء میں رمضان المبارک میں قرآن پاک سنانے والے حفاظ کرام کی تعداد کم و پیش 1330 سے زائد تھی۔الحمدللہ یہ تعداد ہر سال بڑھ رہی ہے۔یہ رپورٹ خانقاہ کی طرف سے جاری کی گئی ہے۔

نتائیج:

1۔مدارس شعبہ حفظ، مدارس شعبہ تجوید و قرآت، مدارس للبنات، کی تعداد سے اس بات کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ خانقاہ میں مقصد نبوت تلاوت آیات کی ترویج و اشاعت کا کام کس قدر احسن طریقے سے سرانجام دیا جارہا ہے ۔

2. شعبہ حفظ/ناظرہ، شعبہ تجوید و قرآت،شعبہ کتب ، میں طلباءو طالبات کی نمایا تعداد بھی اس بات کا بولتا ہوا ثبوت ہے کہ خانقاہ میں مقصد نبوت تلاوت آیات کی ترویج و اشاعت کا کام بڑے زور و شور سے جاری ہے۔

[14] بیاض فیض ، ص 241۔

3. اس کے علاوہ خانقاہ کی زیر نگرانی مساجد میں ہر سال رمضان المبارک میں قرآن پاک سنانے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے جس کی اب تک کی رپورٹ کے مطابق تعداد 1330کے لگ بھگ ہوچکی ہے،مقصد نبوت تلاوت آیات کی ترویج و اشاعت میں دن بدن اضافہ ہوتا جارہا ہے۔